نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقتربت الساعۃ وانشق القمر (القمر: ۱)

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا

علاماتِ قیامت

اور

حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف: سید محمد سعید الحسن

ناشر: ادارہ حزب الاسلام چک نمبر ۲۰۱ ر ب ضلع فیصل آباد

یا ربنا بعفوہٖ و بفضلہٖ و بتوفیقہٖ تعالیٰ و برحمتہٖ و بوسیلۃ رسولہ الکریم

صلی اللہ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ و بارک و سلم

بسلسلہ مطبوعات ادارہ حزب الاسلام

نام کتاب ____ علامات قیامت اور حضرت امام مہدی

تحریر ____ سید محمد سعید الحسن شاہ

بار اول ____ ۱۹۹۸ء

تعداد ____ ایک ہزار

ناشر: ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب برستہ مانانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد

ضروری گزارشات

- خود مطالعہ کریں سمجھیں عمل کریں دوسروں کو پڑھائیں عمل کی ترغیب دیں۔
- اس کتاب کی خرید و فروخت اخلاقی جرم ہے۔
- بیرونی حضرات ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔
- اشاعت کے متمنی حضرات سیکرٹری نشر و اشاعت سے رابطہ فرمائیں

ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب برستہ مانانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد سے رابطہ قائم فرمائیں

حمد باری تعالیٰ

الٰہی تیری ذات ہے سب سے اعلیٰ تجھے بس بقا اور سب کو فنا ہے
تو ہی سب کا خالق تو ہی سب کا مالک تو ہی سب کا رازق تو ہی بس خدا ہے
کسان نے جو دانہ زمین میں دبایا اسے تیری قدرت نے مولا اگایا
یہ سب بیل بوٹے یہ پھول اور کلیاں تیری ذاتِ اقدس پہ ہر شے گواہ ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰه تیری شان اعلیٰ جھکے تیرے آگے ہر اک پست و بالا
توہی رب ہے سب کا توہی سب کا مولا ہر اک عیب سے ذات تیری وراء ہے
رحیم اور رحمن ہے شان تیری اس عاجز پہ رحمت ہے ہر آن تیری
تو مالک قیامت کا روزِ حشر میں سعیدالحسن کا توہی آسرا ہے
عبادت کے لائق ہے بس ذات تیری ہے یہ ہی عقیدہ یہی بات میری
مدد تجھ سے مانگوں دعا تجھ سے مانگوں کہ کونین میں بس توہی اک خدا ہے
چلا ہم کو تو اُن کی راہ پر خدایا جنہیں تو نے بندہ ہے اپنا بنایا
جنہیں نعمتوں سے ہے تو نے نوازا جو تیرا ولی ہے حبیب خدا ہے
نہ تو جن سے راضی جو مغضوب تیرے نہ تیرے وہ بندے نہ محبوب تیرے
بچا اُن سے ہم کو بھی صدقہ نبیؐ کا یہی ہے تمنا یہی مدعا ہے
سعادت عطا کر دے اس کو خدایا کہ سعیدالحسن نام ہے جس نے پایا
یہ ناچیز بندہ ہے تو ذوالعطایا دے صدقہ نبیؐ کا کہ جو مصطفےٰ ہے
جو سب اس کے دوست جو احباب پیارے بخش دے خطا کار سارے کے سارے
تیری شانِ رحمت بہت ہی وسیع ہے مقابل میں اس کے جرم کیا خطا ہے

نعت شریف

خدا چاہتا ہے رضا مصطفٰے کی حقیقت کا چشمہ لگا کر تو دیکھو
گناہوں کی بخشش ملے ان کے دَر سے انہیں تم وسیلہ بنا کر تو دیکھو

نبیؐ مکرّم حبیبِ خُدا ہیں خُدا کی عطا سے وہ مشکل کُشا ہیں
جو معبود حق ہے یہ محبوب اس کے تصور یہ دل میں جما کر تو دیکھو

انہی کا تصور میری زندگی ہے انہی کی غلامی میری بندگی ہے
ہے نعمت خدا کی وہ تقسیم کرتے حدیث بخاری اٹھا کر تو دیکھو

دیکھو سُورۃ الِجنّ قرآن اندر ہے ۲۶، ستائیس آیت کا نمبر
کہ ہے آلِ عمران ایک سو اناسی علم مصطفیٰؐ آزما کر تو دیکھو

وہ مختار عالم وہ مالکِ کوثر ہے تاج شفاعت سجا اُن کے سر پر
کیا کچھ نہ ان کو دیا ان کے رَب نے عقیدت سے نظریں جھکا کر تو دیکھو

خُذُو اٰمَا اٰتکُمُ کا فرمان پیارا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ ہے آشکارا
ملے دونوں عالم کی خیرات ان سے ذرا اپنا دامنِ پھیلا کر تو دیکھو

جو جابر کے بیٹے قضا سے مرے تھے میرے مصطفیٰؐ کی رضا سے جیے تھے
دو بندوں کا کھانا کئی سو نے کھایا ذرا تم بھی کھانا بڑھا کر تو دیکھو

شہنشاہِ دوراں گدا ان کے دَر کے ہیں جن و ملائک فِدا ان کے در کے
اے سید الحسن روح پرور نظارے تمہیں ان کے روضے پہ جا کر تو دیکھو

نحمدہ اللہ تعالےٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ المجتبیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ دائما ابدا اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ تعالیٰ ہم مسلمان اس بات پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ خلاق عالم جل شانہ نے رسولِ محتشم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دین اسلام کی صورت میں ہمیں ایک ایسا مکمل ترین ضابطہ ء حیات عطا فرمایا کہ جس نے ہر دور میں زندگی کے ہر موڑ پر نہایت احسن انداز میں راہنمائی فرمائی۔ مذاہب عالم میں یہ شرف صرف اور صرف دین اسلام ہی کو حاصل ہے کہ یہ نہ صرف عین فطرت انسانی کے مطابق ہے بلکہ اس پر عمل کرنے والا دینی' سیاسی' سماجی' تمدنی' معاشی' اقتصادی' سائنسی' معاشرتی' غرض یہ کہ ہر شعبۂ حیات میں اس قدر راہنمائی حاصل کرلیتا ہے کہ اسے کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔ اس دین متین کی کتاب ہدایت قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ "ولا رطب ولا یابس الّا فی کتاب مّبین"

ترجمہ "یعنی (پوری کائنات میں) کوئی بھی شے خواہ وہ خشک ہو یا تر ایسی نہیں ہے کہ جس کا تذکرہ اس بیان کرنے والی کتاب میں موجود نہ ہو"۔

لاریب یہ کتاب کائنات کے تمام علوم کو محیط ہے۔ جبکہ صاحب قرآن تاجدار عرب و عجم شفیع معظم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں خلاق عالم جل شانہ کا ارشاد ذی شان ہے کہ علّمک مالم تکن تعلم۔

ترجمہ "یعنی (ہم نے) سکھا دیا آپ کو وہ سب کچھ جو بھی آپ نہ جانتے تھے" اور اسی طرح آیت مبارکہ الرّحمن علّم القرآن

بھی اس بات پر شاہد عدل ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین نے اپنے رسول رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کائنات کے سبھی علوم سکھا دیئے جن کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ پروردگار عالم جل شانہ نے اپنے رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے۔ اس جگہ احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے چند ایک روایات مقدسہ نقل کی جاتی ہیں

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس وقت سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا اس کا ذکر فرمایا جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو اس کو بھول گیا وہ بھول گیا اور بیشک میرے ساتھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں اور میں مذکورہ واقعات سے جب کوئی شے بھول جاتا ہوں، پھر وہی ظہور پذیر ہوتی ہے، تو مجھے اسی طرح یاد آجاتی ہے جیسے کہ کسی آدمی کا چہرہ دیکھا تھا پھر وہ چلا گیا (اور میں اسے بھول گیا) پھر جب اس کو دیکھوں تو پہچان لوں"۔

(بخاری مسلم، خصائص کبریٰ جز ثانی، مشکوۃ جز ثالث)

(2) حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو نماز فجر پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر چڑھے اور خطبہ دیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر خطبہ دیا (نماز عصر ادا فرمانے کے بعد بھی خطبہ جاری رہا) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا جو واقعہ قبل ازیں گزر چکا تھا اور جو کچھ بھی قیامت تک پیش آنے والا تھا، حضور خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ سب کچھ بیان فرما دیا جو زیادہ یاد رکھنے والا ہے، وہی زیادہ عالم ہے (مسلم شریف، خصائص کبریٰ، اسی طرح عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (مشکوۃ شریف)

(3) حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آسمان پر اڑنے والے ہر پرندے تک کا ہم سے ذکر فرما دیا۔ (خصائص کبریٰ)

(4) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوقات کے بالکل ابتداء سے تمام حالات و واقعات کی خبر دینا شروع کی اور قیامت تک کے واقعات بتا دیئے یہاں تک کہ جنتی جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں۔ جو یاد رکھ سکا، اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ (صحیح بخاری شریف جز ثالث)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔ (خصائص کبریٰ)

(5) حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ جلّ شانہ کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ میں فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ تو خوب جانتا ہے پس اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ میں نے اس کی سردی اپنے سینے میں محسوس کی، پس میں نے جان لی، ہر وہ چیز جو زمین و آسمان میں تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتہ کریمہ تلاوت فرمائی

ترجمہ "اور اس طرح دکھلائی ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان کی بادشاہت تاکہ وہ یقین والوں سے ہو جائے" (مشکوٰۃ جز اوّل) تقریباً اس کی مثل حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ (مذکورہ)

(6) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے دنیا ظاہر کی گئی اور میں نے دنیا کو اور قیامت تک ہونے والے واقعات کو اس طرح دیکھ لیا کہ جس طرح میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

(خصائص کبریٰ جز ثانی)

(7) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھولنے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایسے فتنے کے قائد کہ جس کے تابعداروں کی تعداد تین سو یا زیادہ ہوگی، اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بھی ہمیں بتا دیا۔

(سنن ابی داؤد)

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ اس موضوع پر بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں، مگر ہم نے

صرف ضرورت کے مطابق یہاں چند ایک نقل کی ہیں۔ اب حضور سرور کائنات ﷺ کے بہت سے ارشادات عالیہ (پیش گوئیاں) جو کہ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ان میں سے چند ایک نقل کئے جاتے ہیں تاکہ طالب حق کے لئے نشان راہ ہوں۔

1۔ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "(میرے بعد) خلافت تیس سال تک رہے گی۔ پھر بادشاہت میں تبدیل ہو جائے گی"۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

2۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو طلب فرمایا اور ان کے ساتھ میدان بدر میں پہنچے (اور زمین پر نشان لگا کر فرماتے تھے) یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور پھر اپنے دست مقدس کو زمین پر (مختلف جگہوں پر) رکھتے تھے اور فرماتے تھے (فلاں کافر) اس جگہ (گر کر مرے گا اور (فلاں) اس جگہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کیا (وہیں گر کر مرا) کہ جہاں حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام لے کر ہاتھ رکھا تھا۔

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ)

3۔ حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب تم مصر کو فتح کرو گے۔ مصر ایک زمین ہے کہ جس میں قیراط کا چرچا ہے۔ جب تم اس کو فتح کر لو، تو اس کے رہنے والوں پر احسان کرنا، کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے اور قرابت ہے یا فرمایا کہ ذمہ اور سسرال ہے، پھر جب تم وہاں ایک اینٹ کی جگہ پر دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھو تو تم مصر سے نکل جانا" حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ اور اس کا بھائی ربیعہ ایک اینٹ کی جگہ کے لئے جھگڑ رہے تھے، تو میں مصر سے نکل گیا۔

(صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف)

مصر، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوا۔ ابن خلدون میں

ہے کہ اسلامی فوجیں سنہ ۲۱' سنہ ۲۳ یا سنہ ۲۵ میں (اختلاف کے ساتھ) عمر بن العاص کی زیر قیادت مصر کی طرف روانہ ہوئیں۔ ابن اثیر نے سنہ ۲۱ کو ترجیح دی ہے۔ پھر وہ سب واقعہ پیش آیا جس کا حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تذکرہ کر رہے ہیں جسے کہ سرور عالم ﷺ نے پیش آنے سے بہت عرصہ پہلے ہی بیان فرما دیا تھا

4۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ ایک پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر' عمر' عثمان' علی' طلحہ' زبیر (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) بھی موجود تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ٹھہر جا! حرکت نہ کر۔ تجھ پر نبی ہے' صدیق ہے اور شہید موجود ہیں۔ (خصائص کبریٰ)

ہر شخص جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد مذکورہ صحابہ کرام مرتبہ شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے اور اس بات کی خبر سید عالم ﷺ نے بہت پہلے ہی دے دی تھی۔ اس حدیث پاک کے علاوہ بھی خصائص کبریٰ میں بہت سی احادیث مبارکہ منقول ہیں کہ جن میں خواجہ کونین ﷺ نے مذکورہ صحابہ اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام کی شہادت وغیرہ کی باتیں تفصیل سے بیان فرمائیں بلکہ اپنے نواسے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا تذکرہ فرماتے ہوئے یہاں تک نشاندہی فرما دی کہ

5۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے سرور عالم ﷺ نے تھوڑی سی مٹی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس مٹی کو سنبھال کر رکھ لو' جس دن یہ خون بن جائے سمجھ لینا کہ میرا نواسہ شہید کر دیا گیا ہے' چنانچہ سنہ ۶۰ ھ دس محرم الحرام کو وہ مٹی خون بن گئی۔ (خصائص کبریٰ جلد دوم)

6۔ اسی طرح سرور کائنات ﷺ نے فتوحات اسلامیہ کی خبر دی اور فرمایا کہ فلاں شہر اور علاقہ فتح ہوگا اور فلاں فلاں واقعات پیش آئیں گے۔ حتیٰ کہ حضرت

سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اے سراقہ وہ کیسا وقت ہوگا کہ جب تمہارے ہاتھوں کے سونے کے کنگن ہونگے"۔ تو جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایران فتح ہوا اور مال غنیمت کے ساتھ کسریٰ کے کنگن بھی دربار خلافت میں پہنچے' تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ دونوں کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں میں پہنا دیئے اور کہا کہ "حمد ہے اس خدا تعالیٰ کی جس نے کسریٰ کے ہاتھوں سے کنگن چھین کر سراقہ کے ہاتھوں میں پہنا دیئے" ایسے ہی

7۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس برس ہوگی' پھر بادشاہت ہوگی' چنانچہ خلافت تیس برس رہی پھر حضرت امیر معاویہ کی حکومت شروع ہوگئی۔

8۔ یوں ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا لعاب دہن چٹاتے ہوئے ان کی والدہ سے فرمایا کہ یہ "ابو الخلفاء" ہیں یعنی کئی حاکموں کے باپ ہیں' چنانچہ خاندان عباسی کی بہت عرصہ تک حکومت رہی (خصائص کبریٰ)

یہ تمام اخبار و واقعات پوری شرح و بسط کے ساتھ کتب تواریخ' سیر و احادیث میں مذکور ہیں۔ ہم نے ان کو انتہائی اختصار کے ساتھ یہاں نقل کیا ہے' کیونکہ شرح و بسط کی صورت میں کتاب کی ضخامت بہت بڑھ جاتی' پھر ان کے سوا اور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ جن کو اختصاراً" بھی درج نہیں کیا جاسکا اور وہ مذکورہ کتب میں جا بجا پائے جاتے ہیں۔ دراصل ثابت کرنا تو صرف یہ مقصود تھا کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت تک کے واقعات بیان فرمائے اور جو کچھ بیان فرمایا بالکل برحق بیان فرمایا اس میں شبہ کا شائبہ تک بھی نہیں۔ اس لئے کہ "وہ اپنی مرضی سے نہیں فرماتے' وہی کچھ فرماتے ہیں جو ان کو وحی کی جاتی ہے" (القرآن)۔

مذکورہ بالا اخبار و واقعات تو عام حالات کے مطابق تھے جو بیان فرمائے گئے اور پورے ہوئے۔ اب اس جگہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ارشاد فرمودہ قیامت کی کچھ نشانیاں بھی اختصاراً" نقل کرتے ہیں' جن میں کچھ تو پوری ہو گئیں اور کچھ پوری ہو رہی ہیں۔

علامات القیامۃ

حجاز کی آگ

حضرت سعید ابن المسیب، حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصرہ (شام کے ایک شہر) کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم کتاب الفتن)۔

یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ سنہ ۶۵۴ھ جمادی الاولیٰ کی آخری تاریخ کو مدینہ طیبہ میں کئی بار زلزلہ آیا، چونکہ یہ خفیف تھا، اس لئے کسی کو محسوس ہوا اور کسی کو محسوس نہ ہوا۔ پھر منگل کے دن سخت زلزلہ آیا جسے سب نے محسوس کیا۔ پھر ۳ جمادی الآخر بدھ کی رات کے آخری حصہ میں اتنا شدید زلزلہ آیا کہ اس کی ہیبت سے لوگ کانپ گئے زلزلوں کا یہ سلسلہ جمعہ کے دن تک جاری رہا۔ زلزلہ کی آواز بجلی کی کڑک و گرج سے زیادہ تھی۔ زمین اور دیواروں پر لرزہ طاری تھا، صرف ایک دن میں اٹھارہ بار زلزلہ آیا۔ جمعہ کے دن دوپہر سے قبل زلزلوں کا سلسلہ بند ہوگیا۔ دوپہر کے وقت مدینہ طیبہ کے مشرق کی جانب کچھ فاصلہ پر (بنی قریظہ کے حرہ کے قریب) آگ نمودار ہوئی۔ اس کے ظاہر ہونے کی جگہ سے آسمان پر دھواں پھیل گیا جو اس کثرت سے تھا کہ اس نے تمام افق کو گھیر لیا۔ جب تاریکی چھاگئی اور رات آگئی تو اس کے شعلے بہت تیز ہوگئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ بہت بڑا قلعہ بند شہر ہے جس میں بڑے بڑے برج اور مینار دکھائی دیتے تھے اور ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آدمیوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہے، جو اسے کھینچ کر لا رہی ہے۔ اس آگ کو دیکھ کر اہل مدینہ سخت خوفزدہ ہوگئے، چنانچہ قاضی سنان حسینی کہتے ہیں "میں امیر مدینہ عزیز الدین کے پاس گیا اور کہا کہ ہم کو عذاب نے گھیر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجئے۔ یہ سن کر اس نے اپنے تمام غلام آزاد کردیئے اور لوگوں کے اموال ان کو واپس کردیئے پھر

وہ اپنے قلعہ سے نکل کر حرم نبوی میں آیا، اس نے اور تمام اہل مدینہ نے حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں نے بھی وہ رات حرم شریف میں گزاری۔ لوگ گریہ و زاری کرتے ہوئے روضہ اقدس کے گرد کھڑے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہے تھے اور نبی الرحمۃ سے پناہ طلب کر رہے تھے"۔

علامہ قسطلانی جنہوں نے اس آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی، فرماتے ہیں کہ یہ آگ بڑھتی ہوئی حرہ اور وادی شظات کے متصل آپہنچی، وادی شنطات سے گزر کر یہ آگ حرم نبوی کے مقابل آکر ٹھہر گئی۔ اس آگ کی آواز (رعد) بجلی کی مانند تھی اور دریا کی طرح موجیں مارتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں سرخ اور نیلی نہریں رواں دواں ہیں۔ اس آگ کی شدت حرارت اس قدر تھی کہ دو تیر کے فاصلے تک اس کی حرارت کے شعلے اور ہیبت پہنچی تھی۔ ان تمام باتوں کے باوجود مدینہ طیبہ میں خنک اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں اور آگ کی ہلکی سی تپش بھی محسوس نہ ہوتی تھی، حالانکہ اس آگ کی روشنی حرم نبوی اور جملہ مکانات مدینہ کو مثل آفتاب کے روشن کیے ہوئے تھی۔ یہاں تک کہ لوگ رات کو اس کی روشنی میں کام کرتے تھے۔ ان دنوں آفتاب و مہتاب کو گہن لگ گیا تھا اور یہ آگ جس بھی پتھر یا درخت کے قریب پہنچتی جلا کر بھسم کر دیتی، پتھر رانگ کی طرح پگھلتے ہوئے نظر آتے آگ کے پگھلے ہوئے پتھروں اور راکھ کی ایک بہت بڑی دیوار بن گئی جو بہت عرصہ تک انسانوں اور جانوروں کے لئے سد راہ بن گئی (اس کے نشانات اب تک کچھ نہ کچھ مل سکتے ہیں۔ اہل مدینہ اس جگہ کو جبن کہتے ہیں) انتہائی تعجب کی بات ہے اور حضور ﷺ کا ایک عظیم معجزہ ہے کہ جب یہ آگ حرم نبوی ﷺ کے متصل پہنچی، تو وہاں ایک بہت بڑا پتھر تھا جس کا نصف حصہ حرم شریف میں داخل تھا اور نصف حصہ سرزمین حرم سے باہر تھا، آگ اس پتھر کو بھی آلگی اور تیزی سے اس کو پگھلانا شروع کر دیا، لیکن جب حرم سے باہر کا حصہ جل گیا اور آگ داخلی حصہ تک پہنچی تو وہاں پہنچتے ہی یک لخت بجھ گئی (سبحان اللہ

تعالیٰ وان اللہ علیٰ کلِّ شیئی قدیر)

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مقدس کے مطابق شہر بصرہ تک اس آگ کی روشنی پہنچی (البتہ دوری کی وجہ سے اتنی بلند تھی کہ کھڑے) اونٹوں کی گردنیں اس سے روشن ہو گئیں۔ یہ آگ باون دن روشن رہی۔

(وفاء الوفا۔ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب۔ تاریخ مدینہ۔ شرح صحیح مسلم از امام نودی)

حادثہ بغداد

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' "میری امت کے لوگ ایک پست زمین میں کہ جسے بصرہ کہا جائے گا۔ ایک دریا کے نزدیک اتریں گے جس کو دجلہ کہتے ہیں اس دریا پر پل ہو گا بصرہ کے باشندے بکثرت ہو جائیں گے' تو وہ مسلمانوں کا ایک بڑا شہر بن جائے گا۔ جب آخر زمانہ آئے گا تو قنطورا کے بیٹے آئیں گے (یعنی تاتاری) جن کے چہرے فراخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس دریا (دجلہ) کے کنارے پر اتر آئیں گے۔ اس وقت بصرہ (بغداد) کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے جن میں سے ایک گروہ بیلوں کی دموں (یعنی بیلوں پر سوار ہو کر) بیابانوں میں پناہ لے گا اور ہلاک ہو جائے گا۔ ایک گروہ ان سے امان طلب کرے گا' وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ ایک گروہ اپنی اولاد کو پس پشت ڈال کر ان سے لڑائی کرے گا' وہ مرتبہ شہادت پر فائز ہو گا""

(رواہ ابی داؤد' مشکوۃ باب الملاحم)

یہ پیشین گوئی ماہ محرم سنہ ۶۵۶ھ میں پوری ہوئی۔ جب چنگیز خان تاتاری کے پوتے ہلاکو نے بغداد کو تہہ تیغ کیا۔ یہاں ہم تفصیل تو درج کرنے سے معذور ہیں۔ اگر آپ کو تفصیل درکار ہو تو کتب تواریخ خصوصاً" طبقات' شافعیۃ الکبریٰ جز خامس' کا مطالعہ فرمائیں۔ البتہ اس پیشین گوئی کی وضاحت کے لئے ہم اختصاراً" یہاں نقل

کرتے ہیں۔ آخری خلیفہ معتصم باللہ کا وزیر محمد بن العلقمی رافضی تھا۔ یہ شہزادہ ابوبکر اور امیر رکن الدین دویدار کا سخت دشمن تھا، کیونکہ یہ دونوں اہل سنت تھے اور انہوں نے کرخ نامی گاؤں کے رافضیوں کو اس بناء پر سزا دی تھی انہوں نے اہل سنت کو لوٹ لیا تھا، چونکہ یہ بظاہر تو ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا، اس لئے پوشیدہ طور پر ہلاکو کو بغداد پر حملہ کرنے کی دعوت دی، دربار ہلاکو میں حکیم نصیرالدین طوسی ابن علقمی کا ہم مسلک تھا، اس نے بھی ہلاکو کو ترغیب دی، چنانچہ ماہ محرم سنہ ۶۵۶ھ میں ہلاکو نے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ بغداد پر حملہ کردیا۔ اہل بغداد نے مقابلہ تو کیا مگر اکثر قتل ہوگئے۔ کچھ جنگلوں کی طرف بھاگ گئے اور وہاں ہلاک ہوگئے کچھ دریائے دجلہ کے پانی میں ڈوب گئے اور بغداد تاتاریوں کے گھیرے میں آگیا۔ اس وقت ابن علقمی نے خلیفہ کو صلح و امان کا مشورہ دیا اور کہا کہ اس مقصد کے لئے میں خود ہلاکو کے پاس جاتا ہوں، چنانچہ وہ گیا اور واپس آکر خلیفہ معتصم سے کہنے لگا جناب! ہلاکو کی یہ دلی خواہش ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح آپ کے بیٹے امیر ابوبکر سے کردے اور آپ کو منصب خلافت پر مامور رکھے، مگر وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی اطاعت قبول کرلیں اور خود جا کر اس سے امان طلب کریں، لہٰذا آپ فوراً ایسے کرلیں تاکہ مسلمان خون ریزی سے بچ جائیں۔ خلیفہ مان گیا اور امرائے سلطنت کے ساتھ خود طلب امان کے لئے ہلاکو کے پاس پہنچا۔ خلیفہ کو ایک خیمے میں اتار کیا گیا پھر ابن علقمی دوبارہ شہر پہنچ گیا اور تمام بڑے بڑے علماء فقہا سے کہا کہ امیر المومنین بلاتے ہیں تاکہ سب شہزادہ صاحب کے عقد میں شامل ہوں۔ اس طرح وہ ان علماء کو گروہ در گروہ بھیجتا رہا اور پروگرام کے مطابق تاتاری ان کو قتل کرتے رہے۔ جب ان سب کا کام تمام ہوگیا تو امراء اور وزرائے سلطنت کی باری آگئی، وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ پھر خلیفہ کی سب اولاد بھی قتل کر دی گئی۔ بعد ازاں خلیفہ کو دربار میں طلب کیا گیا۔ ہلاکو نے معتصم باللہ سے چند ایک باتیں دریافت کیں۔ پھر حکیم نصیرالدین کے مشورہ کے مطابق خلیفہ معتصم باللہ کو ایک بوری میں بند کر کے ہتھوڑے اور لاتیں مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ محرم الحرام سنہ ۶۵۶ھ کو پیش آیا۔ پھر شہر پر اجتماعی حملہ کر دیا گیا۔ شہر میں قتال و جدال کے

ساتھ ساتھ خوب خوب عصمت دری بھی کی گئی۔ خود خلیفہ کے حرم کو بھی لوٹ گیا اور آبرو ریزی کی گئی۔ غارت گری کا یہ بازار ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ اور مورخین کے مطابق کم و بیش اٹھارہ لاکھ انسانوں کو قتل کر دیا گیا۔ خلیفہ معتصم کے ساتھ ہی خاندان بنو عباسی کی خلافت کا خاتمہ ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دیگر علامات قیامت

مخبر صادق نبی برحق خواجہ کونین سرور کائنات ﷺ نے قیامت کی جو نشانیاں بیان فرمائیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

"علم اٹھا لیا جائے گا' جہالت زیادہ ہوگی' زنا بہت ہوگا' شراب نوشی کثرت سے ہوگی' آدمی کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی (بخاری و مسلم)۔ ذلیل لوگوں کی کثرت ہوگی' اجرت لینے والے منبروں پر بیٹھیں گے' قرآن شریف سازوں سے پڑھا جائے گا' مسجدوں میں نقش و نگار ہوں گے اور اونچے اونچے منبر بنائے جائیں گے۔ زکوٰۃ کو تاوان اور امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ اپنے باپ کو دور اور دوست کو قریب کرے گا۔ امت کے بعد والے پہلوں کو برا بھلا کہیں گے' فاسق آدمی قبیلہ کا سردار ہوگا۔ رئیس قوم ذلیل بن جائے گا' انسان کی عزت اس کی شرارت سے بچنے کے لئے کی جائے گی۔ (خصائص کبریٰ)

"نہر فرات سے سونا برآمد ہوگا اور وہاں خون ریز جنگ ہوگی" (بخاری و مسلم)

"زمانہ قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ سال مہینہ کی مانند' مہینہ جمعہ کی مانند" اور جمعہ ایک دن کی مانند اور دن ساعت کی مانند اور ساعت اٹھنے والے شعلے کی مانند ہوگی۔۔۔۔ دین کے سوا دوسرے علوم حاصل کیے جائیں گے۔ گانے بجانے والیوں کی کثرت ہوگی۔ باجے ظاہر ہوں گے۔ سرخ ہوائیں چلیں گی۔ زلزلے آئیں گے اور لوگ زندہ دفن ہوں گے مساجد میں بلند آواز سے باتیں کی جائیں گی ریشم پہنا جائے گا (ترمذی) رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ذی شان کا مفہوم کہ قیامت سے قبل لوگوں

کی نظر میں علماء کی عزت ختم ہو جائے گی لوگ سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہیں گے۔ عموماً علماء اور فقیہہ دنیادار اور متکبر ہوں گے۔ عابد جاہل اور قاری فاسق ہوں گے۔ لوگ بکثرت شراب پیئیں گے اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے۔ ہم جنس پرستی شروع ہو جائے گی۔ مساجد کو سجایا جائے گا۔ محرابوں پر نقش و نگار کیے جائیں گے مگر دل خوفِ خدا سے خالی ہوں گے۔ امانت دار کم ہو جائیں گے۔ تجارت بڑھ جائے گی حتیٰ کہ میاں بیوی مل کر تجارت کریں گے۔ اونچے مکانات بنانے پر فخر کیا جائے گا۔ حصولِ دولت کی خاطر لوگوں کی منافقانہ تعریف کی جائے گی۔ خطیب منبروں پر جھوٹ بولیں گے۔ آلاتِ لہو کو حلال خیال کیا جائے گا۔ مرد عمامے چھوڑ کر خوبصورت تاج اور ٹوپیاں پہنیں گے۔ قرآن کریم کو تجارت بنا لیا جائے گا۔ کاتبوں کی کثرت اور علماء کی قلت ہوگی علم دین دنیا کی خاطر سیکھا جائے گا۔ جھوٹی گواہی عام ہوگی۔ اولادِ زنا کی کثرت ہوگی۔ لوگ اپنی بیویوں کو پہلے طلاق دے دیں گے پھر صلح کر لیں گے حالانکہ وہ زانی ہوں گے۔ سردی کا موسم گرمی میں بدل جائے گا۔ فحش امور ظاہر ہوں گے۔ قتل اتنے ہوں گے کہ زمین خون سے سیراب ہو جائے گی۔ انسانوں کی بجائے کتوں اور بلیوں کی پرورش میں دلچسپی ہوگی۔ اچانک موت واقع ہوگی۔ قریبی لڑکی سے اس کی غربت کی وجہ سے شادی نہ کی جائے گی جبکہ غیر سے صرف مال کی خاطر شادی رچالی جائے گی۔ نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائے گا۔ تقدیر کا انکار اور نجومی کی تصدیق کی جائے گی۔ بادشاہ سیر و سیاحت' امیر تجارت اور فقیر سوال کرنے کے لئے حج کریں گے۔ عرب کی سرزمین سبزہ زاروں' نہروں اور چراگاہوں میں بدل جائیگی۔ بعض لوگ بھیڑیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ حد سے تجاوز' زنا' ظلم اور زیادتی عام ہو جائے گی۔ عورتیں حد سے آگے بڑھ جائیں گی نوجوان فاسق و فاجر اور بوڑھے دین سے دور ہو جائیں گے۔ نااہل لوگوں کو بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ سنتِ نبویؐ کو چھوڑ کر بدعت کو اپنا لیا جائے گا۔ بغیر تحقیق کے حدیث بیان کر دی جائے گی۔ جھوٹی روایتیں گھڑی جائیں گی' وغیرہ وغیرہ۔

(خصائص کبریٰ جز ثانی کی بہت سی روایات کا خلاصہ)

بڑی نشانیوں کا ظہور

جب مذکورہ بالا علامات پورے عروج پر ہوں گی تو ایک شخص یزید بن سفیان اموی کی اولاد سے سفیان کے نام سے جانب دمشق ظاہر ہوگا۔ وہ اہل بیت عظام کو بری طرح قتل کرے گا۔ شام و مصر کے اطراف میں اس کا حکم جاری ہو گا۔ اسی اثناء میں شاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ' اور دوسرے سے صلح ہوگی۔ لڑنے والا قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے گا۔ شاہ روم شام میں آجائے گا اور دوسرے فرقہ کی مدد سے خونریز لڑائی کے بعد فتح پالے گا۔ اس کے بعد ایک شخص کہے گا کہ یہ فتح صلیب کی مدد سے ہوئی۔ اسی بات پر عیسائی لشکر اور مسلمانوں میں لڑائی ہو جائے گی۔ بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا اور اہل ایمان مدینہ منورہ میں آجائیں گے۔ عیسائی سلطنت خیبر تک پھیل جائے گی۔ اس وقت اہل اسلام امام مہدی کی تلاش میں ہوں گے تب حضرت امام کا ظہور ہوگا۔ آپ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس تشریف فرما ہوں گے۔ وہاں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان آپ سے بیعت کی جائے گی۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن عبداللہ ہوگا اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ اہل اسلام کی مدد کے لئے ایک شخص حراث نامی ماوراء النہر سے ایک لشکر بھیجے گا۔ دوسری طرف ظالم سفیانی جس کا اوپر ذکر ہوا۔ حضرت امام کے مقابلہ کے لئے لشکر بھیجے گا' مگر وہ لشکر شکست کھا جائے گا' پھر وہ خود لشکر لے کر آئے گا' مگر زمین میں دھنس جائے گا یہ خبر دور دور تک پہنچے گی۔ اہل اسلام کثرت سے حضرت امام کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے۔ پھر ان کا مقابلہ حلب یا دمشق کے نواح میں عیسائیوں سے ہوگا۔ تین شدید ترین مقابلوں اور خوفناک حملوں کے بعد لشکر اسلام فتح حاصل کرے گا۔ اس کے بعد ایک اور سخت لڑائی سے قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ابھی اہل اسلام لڑائی سے فارغ ہوئے ہوں گے کہ شیطان آواز دے گا کہ "دجال تمہارے اہل و عیال میں آگیا ہے" یہ سنتے ہی مسلمان اس طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو بھیجیں گے تاکہ تحقیق کریں۔ حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں ان سواروں کے نام' ان

کے باپوں کے نام، ان کے قبیلوں کے نام حتیٰ کہ جن گھوڑوں پر یہ سوار ہوں گے، ان کے رنگ بھی جانتا ہوں"۔ (مسلم، مشکوۃ)

وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے' یہ افواہ غلط ثابت ہوگی لشکر اسلام قسطنطنیہ سے روانہ ہو کر شام پہنچے گا' تو جنگ عظیم کے ساتویں سال شام و عراق کے درمیان ایک جگہ سے دجال ظاہر ہوگا۔ اس کے ظہور سے قبل دو سال قحط رہے گا۔ تیسرے سال دوران قحط ہی اس کا ظہور ہوگا۔ دجال کی ایک آنکھ اور ابرو بالکل نہ ہوگی' بلکہ جگہ ہموار ہوگی' وہ ایک بڑے گدھے پر سورا ہوگا' اس کی پیشانی پرک اف ر (کافر) لکھا ہوا ہوگا جسے ہر صاحب ایمان خواہ پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ بہرحال پڑھ لے گا۔ وہ روئے زمین پر گھومے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا جسے وہ جنت کہے گا اور آگ ہوگی' جسے وہ جہنم کہے گا' حالانکہ معاملہ برعکس ہوگا۔ وہ اپنے ماننے والوں کو اس باغ میں اور نہ ماننے والوں کو آگ میں ڈالے گا۔ وہ لوگوں کو عجیب و غریب شعبدے دکھائے گا' جو محض باطل ہوں گے۔ بہت سے لوگ اس کے فریب میں پھنس جائیں گے۔ لوگ دیکھیں گے کہ گویا اس کے کہنے سے بارش ہو رہی ہے۔ زمین سے پیداوار ہو رہی ہے۔ مردے زندہ ہو رہے ہیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ یہ سب شیطانی اثرات سے ہو رہا ہوگا۔ اسی اثناء میں اس کے پیروکار ایک مومن کو پکڑ کر لائیں گے' وہ اسے دیکھتے ہی پکار اٹھے گا کہ لوگو یہ دجال ہے جس کا ہمارے نبی ﷺ نے ہم سے ذکر فرمایا ہے۔ یہ سن کر دجال کہے گا کہ اس کا سر پھوڑ دو۔ چنانچہ ایسے ہی کیا جائے گا پھر دجال اسے کہے گا کہ مجھ پر ایمان لاؤ مگر وہ مومن صاف انکار کر دے گا۔ پھر دجال کے حکم سے اس مومن کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔ دجال ان ٹکڑوں کے درمیان سے چلے گا اور حکم دے گا کہ زندہ ہو جا وہ مومن زندہ ہو جائے گا۔ دجال اسے پھر اپنی عبادت کی دعوت دے گا۔ مومن کہے گا اب تو مجھے کامل یقین ہوگیا ہے کہ تو ہی جھوٹا اور دجال ہے اور پھر وہ مومن لوگوں کو کہے گا کہ بے پرواہ ہو جاؤ اب یہ کسی کو قتل نہ کر سکے گا۔ دجال اس کو قتل کرنا چاہے

گا، مگر نہ کر سکے گا۔ پھر وہ اسے آگ میں ڈال دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص رعنداللہ بہت بڑا شہید ہوگا۔ پھر دجال شام سے اصفہان کی جانب آئے گا اور ستر ہزار یہودی وہاں اس کے پیروکار بن جائیں گے۔ پھر وہاں سے مکہ مکرمہ کی طرف آئے گا۔ مگر مکہ مکرمہ میں فرشتوں کی محافظت کے سبب داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر مدینہ طیبہ کی طرف قصد کرے گا، مگر وہاں بھی فرشتوں کی محافظت کی وجہ سے خائب و خاسر لوٹے گا۔ البتہ کچھ لوگ ان شہروں سے باہر آکر اس کے دام میں پھنس جائیں گے۔

دجال یہاں سے واپس شام کا ارادہ کرے گا۔ اس کے دمشق پہنچنے سے قبل امام مہدی وہاں پہنچ کر اس سے مقابلہ کی تیاری فرما چکے ہوں گے۔ اسی دوران اچانک اللہ تعالیٰ نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نہایت نورانی شکل میں دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ پر نزول فرمائیں گے اور حضرت امام مہدیؑ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔ پھر لشکرِ اسلام کا لشکرِ دجال سے مقابلہ ہوگا، بڑا گھمسان کا معرکہ ہوگا، اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں خاصیت ہوگی کہ جس بھی کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، دجال آپ کے سانس سے بچنے کے لئے بھاگ کھڑا ہوگا مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب فرمائیں گے اور بیت المقدس کے قریب مقام "لد" کے دروازے کے قریب نیزہ مار کر اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اہل اسلام لشکرِ دجال کے قتل میں مشغول ہوں گے، یہودیوں کو کوئی شے پناہ نہ دے گی، حتیٰ کہ اگر یہودی کسی پتھر کی اوٹ میں چھپا ہوگا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ یہاں یہودی ہے۔ زمین پر دجال کا فتنہ چالیس دن رہے گا۔ اس فتنہ کے فرو ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصلاحات میں مشغول ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیا جائے گا، خنزیر کو قتل کر دیا جائے گا۔ کفار کے لئے سوائے قبول اسلام یا قتل کے کوئی تیسرا حکم نہ ہوگا۔ تمام کافر (عیسائی، یہودی، دیگر مشرک) مسلمان ہو جائیں گے۔ امام مہدی کی خلافت سات آٹھ یا نو سال ہوگی۔ اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام کا وصال ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔

یاجوج ماجوج

اس کے بعد لوگ امن و چین کی زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئے گی کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو نکالنے والا ہے کہ جن سے مقابلہ کی کسی کو ہمت نہیں ہے۔ اس لئے تم کوہ طور کی طرف نکل جاؤ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلِ ایمان کے ساتھ قلعہ طور میں پناہ گزین ہو جائیں گے۔ اس وقت یاجوج و ماجوج نکل پڑیں گے جو اس قدر کثرت سے ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت جب بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گی تو اس کا تمام پانی پی جائے گی۔ پھر آخری جماعت گزرے گی' تو کہے گی یہاں کبھی پانی نہ تھا' وہ زمین میں بہت قتل و غارت گری کریں گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ اہل زمین تو ہم نے ہلاک کر دیئے' آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کردیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کرکے واپس لوٹا دے گا' اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی قلعہ میں محصور ہوں گے' وہاں سخت قحط ہوگا' پھر آپ ان کے حق میں بد دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو ہلاک فرما دے گا۔ اہل ایمان جب قلعہ سے اتر کر دیکھیں گے تو زمین پر ایک بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہ ہوگی' جہاں کوئی مردہ یا اسی کی چربی نہ پڑی ہو' سخت بدبو اٹھ رہی ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا' لے جائیں گے۔ اس کے بعد موسلا دھار بارش ہوگی جس سے زمین دھل جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک اس دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ آپ نکاح بھی فرمائیں گے' اولاد بھی ہوگی' پھر انتقال فرما جائیں گے اور حضور سرور عالم ﷺ کے روضہ انور میں دفن ہوں گے۔ پھر زمین پر کچھ عرصہ عدل و انصاف رہے گا۔ مگر پھر کفرو جہالت شروع ہو جائے گی۔ اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں اور ایک مغرب میں غرق ہو جائے گا۔

دخان

اس کے بعد ایک دن اچانک ایک بڑا دھواں آسمان پر نمودار ہوگا جو چالیس روز تک رہے گا جس سے مسلمان زکام میں مبتلا ہو جائیں گے جب کہ کافروں اور منافقوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ کوئی ایک کوئی دو' کوئی تین دن بعد ہوش میں آئے گا۔

مغرب سے طلوع آفتاب

اس واقعہ کے بعد ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اس قدر طویل ہو جائے گی کہ بچے چلا اٹھیں گے۔ مسافر تنگ دل اور مویشی چراگاہ کے لئے بے قرار ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ اس بے چینی کی وجہ سے نالہ وزاری کریں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے۔ آخر تین چار شب کی مقدار میں رات دراز ہونے کے بعد حالت اضطراب میں سورج مغرب کی طرف سے چاند گرہن کی طرح (یعنی گرہن لگے ہوئے) تھوڑی سی روشنی لے کر نکلے گا تھوڑا سا بلند ہوگا' پھر مغرب ہی میں غروب ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر حسب معمول سورج مشرق سے طلوع ہوتا رہے گا۔

دابتہ الارض

دوسرے روز لوگ اسی کا ذکر کر رہے ہوں گے کہ کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور اس سے ایک عجیب شکل کا جاندار نکلے گا جسے "دابۃ الارض" کہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ یمن میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا۔ پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوگا۔ اس کے ایک ہاتھ میں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا عصاء اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ اتنی تیزی سے شہروں کا دورہ کرے گا کہ کوئی بھی بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا۔ وہ ہر اہل ایمان کی پیشانی پر عصائے موسیٰ سے

ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے اس کا تمام چہرہ منور ہو جائے گا' اور ہر کافر کی ناک یا گردن پر خاتم سلیمان سے مہر لگا دے گا جس سے ہر کافر کا چہرہ سیاہ اور بے رونق ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے ہر صاحبِ ایمان کے پہلو میں درد ہو گا۔ پھر افضل فاضل سے' فاضل ناقص سے اور ناقص فاسق سے پہلے مرنا شروع ہو جائیں گے' یہاں تک کوئی بھی ایمان والا باقی نہ رہے گا۔ بعد ازاں کفار حبشہ کا غلبہ ہو گا اور ان کی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ وہ خانہ کعبہ کو گرا دیں گے' حج موقوف ہو جائے گا۔ قرآن پاک دلوں سے' زبانوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا۔ خدا ترسی اور خوف آخرت دلوں سے ختم ہو جائے گا۔ شرم و حیا نام کی کوئی شے نہ ہو گی۔ آدمی گدھوں اور کتوں کی مانند' دوستوں کے سامنے جماع کریں گے۔ ظلم و جبر میں اضافہ ہو جائے گا۔ قحط سالی شروع ہو جائے گی۔

ایک بڑی آگ کا ظہور

اس وقت ملک شام میں کچھ ارزانی ہو گی' لوگ بمعہ اہل و عیال شام کو روانہ ہو جائیں گے۔ اسی دوران ایک بڑی آگ جنوب کی طرف سے ظاہر ہو گی جو لوگوں کا تعاقب کرے گی' یہاں تک کہ لوگ شام پہنچ جائیں گے' پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی۔

نفخ صور

اس کے بعد چند سال تک لوگ عیش و عشرت اور غفلت کی زندگی بسر کریں گے۔ بت پرستی عام ہو جائے گی۔ کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہو گا۔ پھر یکایک بروز جمعہ جو کہ یوم عاشورہ بھی ہو گا۔ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ' حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ اس کی آواز ایک زبردست چنگاڑ کی صورت اختیار کر جائے گی۔ آواز کے صدمہ سے زمین کانپ رہی ہو گی' جنگلی جانور شہر' اور شہروں کے مکین جنگلوں کی طرف بھاگیں گے۔ انسان و حیوان سخت خوفزدہ اور سرگرداں ہوں

گے۔ آواز مسلسل بڑھتی ہی جائے گی، حتیٰ کہ انسان و حیوان سب کے سب اس کی شدت کے صدمہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ آواز کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا جس سے پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر فضاؤں میں بکھر جائیں گے۔ چاند، ستارے، سورج سب ٹوٹ پھوٹ کر گر جائیں گے۔ حتیٰ کہ تمام کائنات تباہ و ہلاک ہو جائے گی۔ خداوند کریم جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

"جو کچھ اس پر ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے، صرف آپ کا پروردگار ہی باقی رہنے والا ہے جو جلالت و بزرگی والا ہے۔" یعنی وہ وقت آ جائے گا کہ سوائے ذاتِ باری تعالیٰ جل شانہٗ کچھ نہ ہوگا۔ (سیرت امام الانبیاء بحوالہ مختلف کتب احادیث)

حضرت امام مہدی

محترم قارئین کرام ! آپ نے علامات القیامتہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر مبارک پڑھا کہ آپ کی تشریف آوری قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اور آپ کے دورِ خلافت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ چونکہ ان دونوں شخصیات کا تذکرہ احادیث مبارکہ میں بکثرت ہے۔ اور دونوں کو اہل ایمان کی نظر میں نہایت عزت و عظمت کا مقام حاصل ہے۔ اس لئے کئی لوگوں کے ذہن میں یہ خبط سمایا کہ شاید وہی امام مہدی یا عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ دراصل عوام الناس جب کسی کم ظرف انسان کی زیادہ عزت کرنے لگتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو ہوا میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ جبکہ بعض بے چارے عوام الناس میں عزت تو نہیں پاسکتے مگر وہ خود کو اپنے آپ میں ایک عظیم انسان سمجھتے ہیں اور یہ حالت ایک دماغی مرض کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جسے (DELUSIONS) کہا جاتا ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بہت سے انسانوں کا ذکر ملے گا جنھوں نے دعویٰ نبوت یا دعویٰ مہدیت کیا۔ ماضی قریب کا سب سے مشہور مدعی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے خود کو کبھی تو نبی کہا کبھی مسیح موعود اور کبھی مہدی؛ ابھی چند ماہ قبل لاہور کے ایک صاحب ابوالحسنین یوسف علی کا چرچا اخبارات کی زینت بنا جبکہ ان دنوں ریاض احمد صاحب گوہر شاہی کے بارہ میں اعلان کیا جارہا ہے کہ وہ امام مہدی ہیں۔

محترم قارئین کرام ! اللہ رَبُّ العزّت کا احسان و شکر ہے کہ اس نے ہمیں لاوارث یا اندھا بنا کر نہیں چھوڑا بلکہ ہمیں ایسا رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرمایا کہ جن کو خود خالق کائنات نے "سراجاً منیراً" چمکتا ہوا سورج فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہر چیز کو روز روشن کی طرح عیاں فرما دیا۔ پھر پوری کائنات میں اعلان فرمایا کہ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ٦٥)

"ولیعنی (اے محبوب علیک السلام) تمہارے رب کی قسم وہ اس وقت تک صاحب ایمان نہ ہوں گے جب تک وہ اپنے تمام تنازعات (جھگڑوں، الجھنوں) میں تمہیں اپنا حاکم نہ بنائیں۔ پھر تم جو بھی فیصلہ فرما دو اس کے بارہ میں وہ اپنے دل میں کوئی رکاوٹ نہ پائیں بلکہ مکمل طور پر تسلیم کر لیں"۔

اس آیتہ کریمہ کے شان نزول کے بارہ میں حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حرہ کے ایک پہاڑی نالے کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرنے کے سلسلہ میں ایک انصاری کے ساتھ حضرت زبیر کا جھگڑا ہو گیا۔ دونوں فیصلہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (چونکہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کھیت اوپر کی جانب تھا اس لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زبیر پہلے تم سینچ لو پھر اپنے ہمسائے کی زمین کی طرف پانی چھوڑ دو" اس پر وہ انصاری ناراض ہو گیا اور بولا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس فیصلہ کی وجہ یہ ہے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کا رنگ بدل گیا اور ارشاد فرمایا "زبیر زمین سینچنے کے بعد پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ کھیت کی منڈیر تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے پڑوسی کی جانب چھوڑ دو اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پورا حق دیا جبکہ صریح حکم میں انصاری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا۔ حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا مشورہ دیا تھا کہ جس میں دونوں کے لئے فراخی تھی۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ، مظہری)

امام محی السنہ نے فرمایا کہ مجاہد اور شعبی سے اس آیتہ مبارکہ کا شان نزول یوں مروی ہے کہ "بشر" منافق اور ایک یہودی کے درمیان کوئی جھگڑا تھا دونوں فیصلہ کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا، کیونکہ وہ سچا تھا، منافق یہودی سے بولا چلو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلتے ہیں اور فیصلہ کرواتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قصہ بیان کیا، یہودی نے کہا "اے عمر فیصلہ کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ اس

سے قبل تمہارے نبی میرے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں مگر یہ (منافق) نہیں مانا' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں" یہ کہہ کر آپ اندر گئے اور تلوار نکال لائے اور آتے ہی منافق کی گردن اڑا دی اور فرمایا "جس کو میرے آقا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ قبول نہیں عمر کے ہاں اس کا فیصلہ یہی ہے (یعنی اسے قتل کر دیا جائے) چنانچہ اس کے کچھ ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی کہ حضرت عمر نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے اس سے جواب طلبی فرمائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مجھے تو عمر سے یہ امید نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کریں" پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دربار اقدس میں طلب فرما کر ارشاد فرمایا "اے عمر تم نے اس آدمی کو کیوں قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مرتد تھا اس لئے قتل کیا' منافق کے ساتھیوں نے اس کے ایمان کی گواہی دی اسی وقت حضرت جبرائیل امین علیہ السلام قرآن کریم کی مذکورہ آیتہ مبارکہ لے کر حاضر ہو گئے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس خون سے بری قرار دے دیا۔

(مظہری ابن ابی حاتم سے' تاریخ الخلفاء للسیوطی)

عزیزان گرامی قدر! یاد رکھئے کوئی شخص خود اپنی نظر میں' کمیٹی کے دفتر میں' مسجد کے مولوی صاحب یا دنیا والوں کی نظر میں تو سچا مسلمان اور پکا عاشق رسول ہو سکتا ہے مگر رب ذوالجلال خالق کائنات جلّ شانہٗ اپنی ذات بے نیاز کی قسم ذکر فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ وہ بدنصیب ہر گز ہر گز ایمان والا نہیں ہو سکتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اطاعت و اتباع نبوی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ یہاں فرما دیا کہ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

"یعنی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی حقیقت میں اسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"۔ اور جس نصیبوں جلے نے اس میں شک کیا قرآن کریم کی زبان میں اسے

منافق کہا گیا اور ان کی تردید میں بہت سی آیات مبارکہ کے علاوہ پوری سورۃ منافقون بھی نازل فرمائی گئی۔ ایک طرف تو سب اہل ایمان کو حکم دیا کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ "یعنی اگر تم میں کسی بھی بات پر جھگڑا ہو تو فیصلہ کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرو"

اور دوسری طرف جو لوگ نہ مانیں ان کے عبرتناک انجام کی خبر دیتے ہوئے۔ احساس دلایا کہ یاد رکھو وہ لوگ جہنم کی آگ میں تڑپتے ہوئے افسوس و حسرت کے ساتھ یوں کہہ رہے ہوں گے کہ

یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (الاحزاب ۶۶)

"ہائے افسوس۔ اے کاش کہ کہیں ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مان لیا ہوتا" مگر یاد رکھئے اس وقت کف افسوس ملنا بے کار ہوگا کیونکہ

وقت پر کافی قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

محترم قارئین کرام! اس گفتگو کے بعد اگر آپ کا جذبہ اخلاص بیدار ہوگیا ہے تو آیئے "مسئلہ امام مہدی" کو بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ مخبر صادق نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شخصیت کو "مہدی" قرار دیا ہے۔ اس بارے ہمیں تاویلات رکیکہ کی قینچی سے قطع و برید نہیں کرنا ہوگی بلکہ بحیثیت صاحب ایمان اپنے آقا علیہ السلام کا ہر فیصلہ من و عن قبول کرنا ہوگا۔

(وما توفیقی الا باللہ و ھو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم)

حضرت امام مہدی کون ہیں؟

حضرت امام مہدی کا حسب و نسب

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا ''مہدی میری نسل سے اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوں گے''۔

آپ اور آپ کے والد گرامی قدر کا نام

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ بنے گا اس کا نام میرا نام ہی ہوگا (یعنی محمد) (ترمذی)

ابوداؤد شریف میں یہ بھی ہے کہ فرمایا ''اگر بالفرض دنیا کا ایک دن بھی باقی رہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کو دراز فرما دیتا حتیٰ کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ اس شخص (مہدی) کو بھیجتا جو مجھ سے ہے (یا فرمایا) میری اہل بیت سے ہے اس کا نام میرا نام (یعنی محمد) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ (یعنی عبداللہ) کے نام پر ہوگا وہ آسمان و زمین کو انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم اور زیادتیوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ (ابو داؤد، مشکوٰۃ)

مہدی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہونگے

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن اپنے شہزادے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور فرمایا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سید فرمایا؛ اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو تمہارے نبی کے نام سے موسوم ہوگا وہ (مہدی) خلق میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہونگے مگر تخلیق میں نہیں پھر آپ نے وہ پورا قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ (ابو داؤد شریف)

حضرت امام مہدی کا حلیہ مبارک

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مہدی مجھ سے ہیں۔ اس کی پیشانی کشادہ اور بلند (خوبصورت) ناک ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے کہ جس طرح پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور کی جگہ اور مدت حکومت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہو گا تو ایک شخص اہل مدینہ سے بڑی تیزی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف آئے گا۔ پھر مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر گھر سے باہر آنے پر مجبور کریں گے حالانکہ وہ صاحب اس بات کو ناپسند کر رہے ہونگے، پھر لوگ مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان (خانہ کعبہ کے جوار میں) ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر ملک شام سے ایک لشکر ان پر حملہ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جسے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک میدان میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ان کے پاس شام سے ابدال اور اہل عراق آئیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش کا ایک شخص ظاہر ہو گا اس کے ننھال قبیلہ بنو کلب سے ہونگے وہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا جو بنو کلب والوں کا لشکر ہو گا۔ وہ (مہدی) اس لشکر پر غالب آجائیں گے پھر وہ لوگوں میں ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کریں گے ان کے دور میں اسلام اپنی گردن زمین پر بچھا دے گا (یعنی پوری طرح نافذ ہو جائے گا) پھر وہ سات سال تک دنیا میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مہدی مجھ سے ہیں۔ وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت امام مہدی کے دور خلافت میں دولت کی فراوانی

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مصیبت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچنے والی ہے (یعنی شدید ترین ظلم و ستم) حتیٰ کہ آدمی کو کوئی ایسی جائے پناہ نہ مل سکے گی جہاں ظلم سے پناہ لے سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ میری اولاد سے اور میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دے گا جیسے کہ وہ (قبل ازیں) ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ زمین و آسمان والے اس سے راضی ہو جائیں گے اور آسمان اپنی باران رحمت کا ایک ایک قطرہ برسا دے گا اور زمین اپنی تمام تر سبزی اگا دے گی (یعنی غلے اور پھولوں کے انبار لگ جائیں گے) حتیٰ کہ (اس فراوانی کو دیکھ کر) لوگ اپنے مُردوں کی تمنا کریں گے (کہ اے کاش آج وہ بھی ہوتے تو نفع اٹھاتے کیونکہ وہ تو ظلم کے زمانہ میں مر گئے تھے) وہ (مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسی حالت میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال (راوی کو شک ہے) زندہ رہیں گے (حاکم، مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (امام) مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ان کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے کچھ عطا فرمایئے، مجھے کچھ عطا فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی اس کے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈالتے جائیں گے اور اتنا دیں گے کہ جس قدر اٹھانے کی طاقت اس میں ہوگی۔ (ترمذی)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاونین

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا اسے حارث کہا جائے گا وہ کسان ہوگا اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جسے منصور کہا جائے گا وہ آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح (عزت و احترام) سے جگہ دے گا جس طرح (بعض) قریش (مثلاً حضرت حمزہ، عباس و ابوطالب) نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہ دی تھی ہر صاحبِ ایمان پر واجب ہے وہ اس کی مدد کرے یا فرمایا کہ اس کا حکم مانے (ابوداؤد)

قارئین کرام! احادیث مبارکہ کے عظیم ذخیرہ سے اس بندہ ناچیز (مولف کتاب) نے چند احادیث مبارکہ کا ترجمہ آپ کے پیش نظر کیا ہے جن سے صاف عیاں ہے کہ

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کون ہیں وہ کس کی نسل پاک سے ہوں گے' سیدہ فاطمہ الزہراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کس لخت جگر کی اولاد سے ہونگے ان کے والد ذی وقار کا اسم گرامی کیا ہوگا' خود ان کا اپنا نام کیا ہوگا ان کا ظہور کہاں ہوگا۔ سب سے اوّل ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کون ہونگے اور سب سے پہلے کس مقام پر بیعت کی جائے گی۔ اور وہ دعویٰ خلافت خود کریں گے یا عوام الناس مجبور کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر ان کی حیثیت عام شخص جیسی ہوگی یا سلطان زمانہ ہونگے یہ سب ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ حق کے متلاشی اور ماننے والے کے لئے یہ ہی بہت کچھ ہے' جبکہ نہ ماننے والوں نے اپنی آنکھوں سے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے بھی دیکھا مگر پھر انکار کر دیا' بحر حال اتنی سی بات ضرور ہے کہ کوئی کل روز محشر بارگاہ ربّ العزت میں کم از کم یہ نہیں کہہ سکے گا کہ اے اللہ تعالیٰ میں دھوکے میں رہا مجھے حقائق کا علم نہیں تھا۔ باقی رہی ہدایت تو واللہ یہدی من یشاء الٰی صراط مستقیم

"یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف چلاتا ہے"

وما توفیقی الا باللہ وما علی الا البلاغ

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ایک ادنیٰ غلام

سید محمد سعید الحسن (عفی عنہ)

شب دو شنبہ ۲۳ ذی القعدہ بمطابق ۲۲ مارچ سنہ 1998ء

● اپنے موضوع پر منفرد انداز میں تحریر کی گئی لاجواب و بے مثال تالیف
● متلاشی حق کے لیے ایک خضرِ راہ کا کام دینے والی کتاب
● عادات و خصائل طبِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حسین و جمیل مجموعہ
● صاحبِ دل اور محبِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لیے ایک انمول تحفہ
● معمولاتِ زندگی کے ہر موڑ پر راہنما و رہبر کی حیثیت سے کام آنے والی کتاب
رہبرِ زندگی مع طبِ نبوی علیہ السلام
تالیف: سید محمد سعید الحسن شاہ
● دُنیائے عیسائیت میں ہلچل برپا کرنے والا عظیم شاہکار
● بڑھتی ہوئی عیسائیت کا مناسب سدِ باب
● ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت
● علماء، خطباء، طلباء اور وکلاء، تمام اہلِ دانش کے لیے
یکساں مفید، قابلِ مطالعہ تاریخی دستاویز،
سیرتِ امام الانبیاء
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)
(قرآن و بائیبل کی روشنی میں)
قرآن پاک، احادیث مبارکہ، توراۃ، زبور، انجیل، صحائفِ انبیاء
اور اخبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین کتاب
تالیف: سید محمد سعید الحسن شاہ
ایک ایسی کتاب جسے پڑھ کر کئی غیر مسلم مسلمان ہو گئے
ہدیہ -/۹۰ روپے

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصنیفات

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلواۃ والسلام) "قرآن کریم و بائیل کی روشنی میں" قرآن پاک، توراۃ، زبور، انجیل، صحائف انبیا، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۲۶۴ (ہدیہ ۹۵ روپے)

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلواۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلکش ٹائیٹل، صفحات ۲۷۲ (ہدیہ صرف ۹۵ روپے)

اتحاد امت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد، صفحات ۴۸، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ایک روپے ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنتہ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۴۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں ؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغریٰ کی خونچکاں داستان کے چند اوراق، صفحات ۲۴، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام :- صفحات ۱۶ ہدیہ ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ مسائل قربانی :- صفحات ۱۶ ہدیہ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ریاض الجنتہ :- بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

طابع حزب الاسلام پرنٹرز مدینہ مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد